سالانہ قیمت تین روپیہ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۹

نور افشاں

پادری [illegible] صاحب ایم اے — ایڈیٹر [illegible] لاہور

پادری غلام مسیح صاحب — [illegible] لاہور

پادری [illegible] — منیجر

خط و کتابت و ترسیل زر [illegible] صاحب [illegible] مضامین [illegible] تحریر کے بنام ایڈیٹر [illegible] فرما کر مشکور فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۰	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۰ فروری ۱۹۲۳ء	نمبر ۹

آفتاب

[illegible]

دنیا میں کوئی کیا بن کر رہے

[illegible]

جبکہ ہیں سب رنگ تیرے دھب میں باہمدگر
پھر بتا اس زندگی میں کوئی کیا بنکر رہے

بی۔ این بھٹوت

کیفیت مباحثہ سیالکوٹ
اور
پیغام صلح لاہور

پنڈت قادیانی اسلام کی فضا میں غیر احمدی دنیا کے نے بیٹ سے چیلنج آر ہی آتی ہے۔ قادیانی فضا سیالکوٹ کی کالی گھٹائیں داخل ہو رہی ہیں سے بارش کی جگہ غیر احمدیوں کے لئے چیلنج بارش ہی کر رہی آتی ہے جس کی وجہ سے غیر احمدی دنیا میں قادیانی چیلنج جو میں درگس کے جاذب ہے ہیں۔ الفضل کے گذشتہ دو نمبروں کے بالچیلنج نامہ شائع کر کے دل میں جو پیغام و دیسی پوری کر دیئے جا چکے ہیں ہماری نظر میں گران کی قدر و حرمت زیادہ نہیں ہے۔ اگر کچھ ہے تو اسی قدر ہے جس قدر مضمون ذیل میں بیان کر دی گئی ہے۔ ایڈیٹر

کسی کتاب کی تقریظ لکھنے سے قبل اس امر کی بے حد ضرورت ہے کہ اس کو ایک بار اول سے آخر تک نہایت غور و خوض کے ساتھ بلا تعصب و کینہ توزی کے پڑھ لیا جائے اور پھر اس کے معائب و محاسن پیش کئے جائیں۔ لیکن افسوس ہے کہ پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب نے معلوم کس سبب سے بالکل اس کے برخلاف عمل کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدیوں سے اس سے زیادہ کی توقع بھی نہیں کر سکتے ہیں جس فرقہ کی بنیاد ہی بے بنیاد و مادی پر رکھی گئی ہو اس سے راست گفتاری کی تمنا کرنا سراب کے ساحل سے پیاس بجھانے کی بات ہے۔

پیغام صلح کا اختلاف حق؟ ذرا دیکھئے تو تقدس مآب مولوی **محمد علی** صاحب احمدی جماعت کے امیر کی حیثیت سے خود مرزا صاحب کو انہیں معنوں میں ہرگز نبی نہیں مانتے جن معنوں میں قادیانی جماعت مانتی ہے۔ لیکن یہاں چونکہ ہماری حق سے چنداں واسطہ نہیں۔ اس لئے اپنے معتقدات سے بھی انحراف کر جانا خوب سمجھتے ہیں۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ پیغامی صاحبان نے مناظرہ کرنے کے بجائے عام اصول اسلام منتخب کرنے کے **فروعی اختلافات** پیش کرنا ہی بہتر سمجھا۔ بھلا **الوہیت** مسیح ناصری کے مقابل **نبوت** مسیح قادیانی کو بیچ میں لانا محض مخالف فرقہ ہائے اسلام کو اکسانا نہ تھا تو اور کیا تھا۔

پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب مفتی **محمد صادق** کی مندرجہ ذیل تین باتوں کی وجہ سے حق بجانب ٹھہراتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) نبوت مسیح قادیانی فروعی اختلافات میں شامل ہے
(۲) الوہیت مسیح ناصری اور نبوت مسیح قادیانی میں کوئی تعلق نہیں تھا۔
(۳) نبوت مسیح قادیانی کو بیچ میں لانا مخالف فرقہ ہائے اسلام کو اکسانا تھا۔

نبوت مرزا اصولی اختلاف ہے جس شخص کو ذرا بھی علم ہو کہ نبوت مرزا **فروعی اختلاف** ہے یا اصولی۔ جس پر اس قدر قتل و خونریزی اور اہل کتاب سے غیر آشنائی اگر رائج نہیں تو اور کیا ہے۔ لیجئے جناب ہم آپ کو بتلا دیتے ہیں کہ **نبوت مرزا** احمدیوں (قادیانی) فرقہ کے نقطہ نگاہ سے سراسر اصولی اختلاف ہے۔ خود اپنے خلیفہ کی پیروی کو کانوں سے [illegible] کر کے بیٹھے۔

احمدیوں غیر احمدیوں میں اصولی اختلاف ہے فروعی [illegible] کو قبل ازیں آپ کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ کیا احمدیوں اور غیر احمدیوں میں **کوئی فروعی اختلاف** ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو کچھ اس کا جواب دیا تھا اس کے مطلب کو اپنے حافظہ سے اپنے الفاظ میں لکھتا ہوں۔ فرمایا **یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی** اختلاف ہے۔ کیونکہ جس طرح وہ نماز پڑھتے ہیں ہم بھی اسی طرح پڑھتے ہیں اور روزہ و حج اور [illegible] کے متعلق ہمارے ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ **میری سمجھ میں ہمارے اور ان کے درمیان اصولی فرق ہے** اور وہ یہ ہے کہ ایمان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔ اس کے ملائکہ پر، کتب سماویہ اور رسل پر۔ خیر و شر کے اندازوں پر اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی یہی مانتے ہیں اور اس کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں سے ہی ہمارا اور ان کا اختلاف شروع ہوتا ہے۔ **ایمان بالرسل** اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص عام نہیں ہے خواہ وہ **نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں** کسی مامور من اللہ کا انکار **کفر** ہوتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی **ماموریت کے منکر ہیں**۔ اب بتاؤ کہ یہ **اختلاف فروعی** کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من رسلہ۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین فرمایا۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہمارا یہ مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے تو باتفاق کافر ہے۔ یہ امر جدا امر ہے کہ ہم اس کے کیا معنے کرتے ہیں اور ہمارے مخالف کیا۔ اس خاتم النبیین کی بحث کو لا نفرق بین احد من رسلہ سے تعلق نہیں۔ وہ ایک الگ امر ہے۔ اس لئے **میں تو اپنے اور غیر احمدیوں کے درمیان اصولی فرق سمجھتا ہوں**۔ (تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۱۰ نمبر ۴ صفحہ ۲۰۶ تا ۲۰۷)

[illegible] ۳ سے مخاطب ایڈیٹر صاحب یہ قدر پیش کریں



نور افشان

مطبوعہ ۲۶ فروری ۱۹۲۶ء

یسوع مسیح اور مسیحیت

کسی شخص کو سمجھنا، اُس کی خصلت وسیرت کا ترجمہ کرنا، ہرگز ایسا نہیں جیسا کہ کسی کتاب کا ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنا۔ اگرچہ اس کام میں بھی ہزار دشواریاں اور مشکلیں ہوتی ہیں۔ پر کسی شخص کی شخصیت کا اس کی خصلت وسیرت کا درست ترجمہ کرنا کسی کتاب کے ترجمے سے بھی ہزار چند زیادہ دشواریاں اور مشکلیں رکھتا ہے۔ لفظ مسیحیت یسوع مسیح کا ترجمہ ہے۔ اس میں یسوع مسیح کی شخصیت اور خصلت وسیرت اور اُس کے کام و کلام اور انجام کے سوا اور اصل اور معانی نہیں دئے جا سکتے۔ لیکن فی زمانہ لفظ مسیحیت کو جو معانی دئے گئے ہیں اُن میں ایسے معانی فرو اس سے ملحق و وابستہ کئے گئے ہیں جنہوں نے یسوع مسیح کی شخصیت اور اُس کی خصلت و سیرت کو، اُس کے کام و کلام کو اور اس کے پاک انجام کو مشتبہ و مکدر کیا ہے اور مسیحیت کی عالمگیر مقبولیت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کی ہے۔

لفظ مسیحیت کو جو غیر ضروری معانی فی زمانہ دئے گئے ہیں۔ ان میں سے خاص کر عقائدانہ عنصروں کے معانی ذکر کے قابل ہیں۔ عقائدانہ عنصر فی زمانہ غیر ملہم بزرگوں نے انجیل مقدس سے اپنی اپنی سمجھ و لیاقت کے موافق اخذ کئے۔ ان سے انہوں نے انجیل مقدس کے تمام مفہوم کو عقائدانہ ناموں کی عبارتوں میں بند کرنے کی بلاشک کوشش کی جو کوشش ضرورت زمانی و مکانی کے اعتبار سے بلاشک قابل قدر تھی۔ اس کوشش میں دنیائے مسیحی کے بعض غیر مسیحی خیالات عقائدانہ امر سمجھانے والے بزرگوں کے خیالات اور اُن کی عادات کے ساتھ عقائدانہ ناموں میں داخل ہو گئے جو انجیل کے مفہوم میں شامل نہ تھے۔ اُن عقائدانہ ناموں کو غلطی سے مسیحیت کا اصل یقین کر لیا گیا۔ پر مسیحیت کی جان یعنی یسوع مسیح اور اُس کی خصلت وسیرت حقیقی مسیحیت سے باہر رہ گئی۔ اس وجہ سے یہ بات بغیر کسی قسم کے مبالغہ کے کہی جا سکتی ہے کہ مسیحیت یسوع مسیح کی شخصیت و خصلت کا غلط ترجمہ بن گئی ہے۔

یسوع مسیح کی شخصیت اور اُس کی خصلت وسیرت کا جو ترجمہ عقائدانہ ناموں میں کیا گیا اس سے اعتقادی مسیحیت نے جنم لیا۔ عملی مسیحیت جو یسوع مسیح کی ذات و شخصیت کا زندہ عکس ہے، پردۂ غائب میں گم ہو گئی۔ اس سے مسیحی کی تعریف ہی بدل گئی۔ وہ لوگ اُس وقت مسیحی سمجھے گئے جو مقررہ عقائد کے معتقد تھے۔ خواہ وہ عملاً کیسے ہی بدکار و بدچلن تھے۔ چونکہ وہ عقائدانہ ناموں کی مسیحیت کے معتقد ہیں اس وجہ سے وہ مسیحی ہی کہلاتے آئے۔ مختصر یہ کہ اعتقادی مسیحیت نے عملی اور زندہ مسیحیت کو پس پشت ڈال دیا اور اُس نے غیر مسیحی دنیا کو ایسے مسیحی دکھائے جنہیں فی زمانہ اہل دنیا نے انجیل مسیحی سے ناواقف پاکر اُنہیں بھیڑیوں کے بھیس میں بھیڑیے ہی خیال کیا اور آج تک خیال کر رہی ہے۔

بیان مافوق سے ہم مسیحیوں کو یہ بات جتلانا اور بتلانا چاہتے ہیں کہ بلاشک بائبل مقدس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنا بڑا بھاری اور ضروری کام ہے۔ چاہئے کہ مسیحی علماء اس کا نہایت درست ترجمہ کریں۔ اگر ممکن ہو تو ترجموں کو متن کا اصل بنا دکھائیں۔ ترجموں کی جملہ غلطیوں کو بالکل جھاڑ ڈالیں۔ مگر اگر دنیا کے مسیحی عموماً اور ہند کے مسیحی خصوصاً یسوع مسیح کی عجیب و غریب شخصیت کا، اس کی خصلت وسیرت کا، اس کے طرز عمل کا دنیا کو درست ترجمہ کر کے نہ دکھائیں، مسیحیت کو وہ معنے دکھائیں جو اس لفظ کو لازم ہیں۔ اگر وہ خود اپنی اپنی زندگی میں یسوع مسیح کا ترجمہ بنکر نہ دکھائیں۔ عملی مسیحیت کو زندہ کر کے نہ دکھائیں تب تک ہماری تمام کوششیں کار آمد اور فائدہ کے لائق نہیں ٹھہر سکتیں۔ بنی آدم کی نظر میں مقبولیت نہیں پا سکتیں ہیں۔

بہت سے مسیحی مجالس میں مسیحی اخبارات میں اس بات کو چیخ چیخ کر پکارتے سنتے اور پڑھتے آئے ہیں کہ ہمیں مغربی طرز کی مسیحیت درکار نہیں بلکہ مشرقی طرز کی مسیحیت چاہئے۔ پر کسی نے آج تک یہ بات نہ بتلائی کہ مشرقی اور مغربی مسیحیت میں خط امتیاز کیا ہے۔ آج تک لاریب دنیا کے روبرو مغربی مسیحیت موجود ہے۔ مشرقی مسیحیت کا نام ہی نام ہے جسے کوئی نہیں جانتا۔ درحقیقت مغربی اور مشرقی مسیحیت کا امتیاز عبث ہے۔ اصل بات جو تمام دنیا کے مطلب کی ہے وہ یہ ہے کہ ہر دو مسیحیت خواہ وہ مغربی ہو یا مشرقی یسوع مسیح کی ذات و شخصیت کو اُس کی خصلت وسیرت کو اُس کے عالمگیر مذہب اور اُس کی سچائی و صداقت کو ظاہر کرنے میں عاجز و ناچار ہے۔ اس کی قوت و طاقت اُس کی کوشش متناقض جاتی رہی ہے۔ اس کی قوت علاوہ سخت کمزور ہو چکی ہے۔ وہ دنیا کا کام کر چکی ہے۔ اس نے اپنی قوت کے قیام میں وہی کام کر دکھایا جو اُس سے ہو سکتا تھا۔ طول و طویل زمانہ میں اعتقادی طور سے دنیا کو اپنے زیر کر لیا۔ اس نے بڑے بڑے ناقابل تسخیر مورچے سر کئے۔ بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں۔ اس کی یہ فتوحات ہرگز ہرگز بیقدری و بے وقری کی نگاہ سے نہیں دیکھی جا سکتیں۔ نہ اس مسیحیت کے خلاف کسی کو لب کشائی کرنے کی جرأت ہو سکتی ہے۔ اعتقادی مسیحیت اپنا کام وفاداری سے پورا کر چکی ہے۔ اس نے خود ہی دنیا کی مسیحی اور غیر مسیحی اقوام میں یہ بات پیدا کی ہے کہ ہم لوگ عقائدانہ ناموں کی مسیحیت سے آگے بڑھ کر حقیقی و اصلی مسیحیت کا دعویٰ کریں جو عقائدانہ ناموں کی مسیحیت



میں ہم اور ہندوستانی نظر آتی ہے۔ لہٰذا اب ہندوستانی مسیحیت کے معتقدوں کا یہ فرض ہے کہ وہ یسوع مسیح کو اپنی عملی زندگی میں ترجمہ کر کے دکھائیں وہ یسوع مسیح کو غیر مسیحی کی ہیئت کے اپنی زندگی میں ظاہر کریں تاکہ مسیحی اور غیر مسیحی دنیا جو آمیزش کی منتظر ہوئی اور صحت ورز دوں سے ساجھی ہوئی خدا کے ایسے فرزندوں کے ظاہر ہونگی اور کئی بے قسمل پانے مسیحی اور غیر مسیحی دنیا یسوع مسیح کی بابت حقیقت سننا نہیں چاہتی وہ وعظوں سے متفقہ ستنی آئی ہے وہ حقانہ نعروں کی منادی کرتے ہوئے مسیحیوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتی بلکہ اُن کی طالب ہے جو اپنی زندگی میں اور اپنے عمل میں یسوع مسیح کو رکھتا اور دکھاتا ہے آج کے دن دراصل ایسا ہی شخص مسیحی کہلاتا ہے اور مسیحی کہلانے کا مستحق ہے۔

کھنڈوا مسیحی آشرم

ہم سی۔ پی۔ کھنڈوا مسیحی آشرم کے متعلق پیشتر ہی نور افشاں کے کالموں میں ذکر کر چکے ہیں کہ یہ آشرم گویا ہندوستانی مسیحیوں کی علامت آمیز ہے۔ جو بالکلیہ ہندوستانی یا مشرقی طرز تبلیغ کے اصول پر بنایا گیا ہے۔ جس میں وہ مسیحی خدام تیار ہو کر ہندوستان میں مسیحی تبلیغ کا کام کرینگے جو درست معانی میں تن من دھن یسوع مسیح پر نثار کر چکے ہونگے۔ اس عالی آشرم اور یسوع مسیح کے بیچ اخراجات کی تمام ذمہ داری ہندی مسیحیوں کے ذمہ ہے۔ وہ احباب جو یسوع مسیح کو اور اُس کی مسیحیت کو مشرقی لباس میں دیکھنے کے مشتاق ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اُن کے لئے اس آشرم کی امداد میں ہاتھ بڑھانے کا اب خاص موقع ہے کہ اب وہ اس آشرم کے اخراجات پورے کرنے کے لئے انھیں اور ان نوجوانوں کے جذبات کا احترام کریں جو اپنی زندگیاں خداوند کی خدمت کے لئے مخصوص کر چکے ہیں۔ اس آشرم کی بابت ذیل کے صاحبان نے اپنے ملاحظہ کے بعد سب ذیل اس کا اظہار کیا ہیں:۔

(۱) میں نے آج کھنڈوا آشرم کو ملاحظہ کر کے کمال مسرت حاصل کی ہے جس کے قیام میں پیشتر کئی دفعہ کوشش کر کے ناکام ہو چکا تھا۔ وہ اصول جس پر آشرم کو مبنی کیا گیا ہے ایک نہایت اعلیٰ اور اچھوتے خیال و اصول ہے۔ اگر اس اصول پر درستی سے عمل درآمد ہوا۔ اور اس کی حسب ضرورت امداد ہوتی رہی تو یہ آشرم مسیحی کام کا ایک نمونہ ہوگا جو مشرقی یسوع مسیح کو اور اُس کی مسیحیت کو مشرقی لباس میں ظاہر کریگا اور یسوع مسیح کو صرف ایک نبی ہی دکھائیگا بلکہ مظہر اللہ ظاہر کریگا جس میں ذکر مشرقی ہے نہ مغربی نہ یہودی ہے نہ یونانی۔ میری دلی دعا ہے کہ یہ آشرم ہر طرح سے کامیاب ہو اور ایسے آشرم تمام ملک میں قائم ہو جائیں۔ تاکہ خداوند کی سلطنت کے تاج کے ہیروں کی زیادہ چمک بڑھے۔ روم ایک ہی دن میں نہیں بنا تھا وقت و زمانہ کھنڈوا آشرم جیسے آشرموں کی ضرورت و اہمیت کو خود ہی ظاہر و ثابت کر دیگا۔

دستخط۔ ڈی بی پولس اسکوٹر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈوکیٹ ہیڈ۔ ناگپور۔ سی۔ پی۔

(۲) میں آپ کی جرات و دلیری میں قبر کی کامیابی کا مشتاق ہوں

پی۔ او۔ فلپ بی۔ اے۔ سکریٹری نیشنل کرسچن کونسل آف ہندو برما و سیلون

(۳) ایک اور صاحب لکھتے ہیں۔ جناب خانصاحب طالب الدین صاحب۔ ناگپور سی۔ پی۔ میں دل سے چاہتا ہوں کہ آپ اپنے ارادے اور کام میں ہر طرح سے کامیاب ہوں میں ہند میں ہر ایک تبلیغی کوشش نظام کو اپنے لئے تسکین بخش سمجھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ کی رہنمائی میں آشرم کامیاب ہو۔ دعا کرتا ہوں کہ آشرم کے استعمال میں آپ کو خدا سے خاص برکات حاصل ہوتی رہیں۔ آپ کا مخلص۔ ڈاکٹر [illegible] اے۔ پادری جی۔ پرنسپل اینڈ اسٹوارٹ [illegible] کالج جبلپور

(۴) ایک اور صاحب لکھتے ہیں۔ پیارے خانصاحب مجھے بھروسہ ہے کہ آپ کا آشرم ہر ایک تبلیغی [illegible] کے اور آپ کے دوستوں کے لئے بڑی ترقی اور کامیابی حاصل کریگا۔

دستخط۔ پادری جے۔ ڈبلیو۔ کمٹ۔ ایم۔ اے
ایڈیٹر انڈین وٹنس

مندرجہ صدر شہادتیں کھنڈوا آشرم اور اس کے کام کے معرض ظہور میں آنے پر مزید روشنی ڈالتی ہیں جن سے کم از کم اس قدر حقیقت ظاہر و باہر ہے کہ کھنڈوا آشرم محض کوئی خیالی ہستی نہیں رکھتا ہے۔ بلکہ خانصاحب آں۔ طالب الدین صاحب کی زیر نگرانی وہ [illegible] ہستی میں آچکا ہے۔ پس ناظرین کرام آشرم مذکور کی امداد میں ہاتھ بڑھائیے۔ جو صاحبان آشرم کی مدد کرنا چاہیں وہ پتہ ذیل پر امداد روانہ فرمائیں۔

[illegible]
انچارج۔ بی۔ [illegible]۔ آر
ناگپور سی پی

انبالہ میں تین آدمی گرفتار

انبالہ ۱۰ فروری۔ پولیس نے [illegible] جو سابق [illegible] سوک انبالہ چھاؤنی اور اُس کے ساتھی جگن ناتھ اور شام سنگھ کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور الزام یہ ہے کہ انہوں نے ایسی جعلی چٹھیاں بنائیں جو کہ بڑے بڑے افسران گورنمنٹ کی طرف سے لکھی ہوئی معلوم ہوتی تھیں اور ان پر اُن کے دستخط [illegible] گئے تھے۔ وہ اب پھر ان کو بطور سفارشی چٹھیوں کے استعمال کیا گیا۔

اول الذکر ۸ فروری [illegible] کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ ان مقامات کی خاص فہرست [illegible] گرفتار [illegible] حکام پولیس تحقیقات کر رہے ہیں (بندے ماترم)



کیا مسیحیت عالمگیر مذہب ہے؟

گذشتہ سے پیوستہ

اقساطِ گذشتہ میں ہم نے منجی عالم کے اس حکم کی جو آپ نے اپنے بارہ رسولوں کو صرف ایک خاص موقعہ کے لئے دیا تھا تشریح کر چکے ہیں۔ اس قسط میں ہم معترضین کی دوسری پیش کردہ آیت کو لینگے جس میں خداوند مسیح نے ایک سوروفنیکی عورت سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" (متی ۱۵: ۲۴) اس آیت کی بنا پر معترضین یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یسوع ناصری صرف ایک یہودی مصلح ہو گذرے ہیں اور اُن کے کبھی خیال میں بھی نہ تھا کہ ان کی رسالت یہودیوں تک محدود نہ رہیگی۔ ہم گذشتہ اقساط میں یہ ثابت کر چکے ہیں کہ یہ خیال نہایت خام ہے۔ خداوند مسیح نے اپنے لائحہ عمل اور طرز عمل سے اس خیال کی بطالت ظاہر کر دی۔ منجی عالم صور و صیدا کی سرحدوں تک غیر قوموں کی گلیل میں۔ دکپلس۔ اور حمص اور یردن کے پار غیر یہودی علاقوں میں اور سامریہ میں خدمت کرتے رہے اُن کے معجزات کسی خاص قوم تک ہی محدود نہ رہے بلکہ یونانیوں، سامریوں اور دیگر غیر یہودی اقوام اور رومی فوجی حکام کے درمیان بھی ہوتے رہے۔ آیت زیر بحث خود اس امر کی گواہ ہے کہ مسیح خداوند کے معجزات کا فیض عام تھا اور آپ نے سوروفنیکی عورت کی لڑکی کو شفا بخشی۔ نہ صرف خداوند کا طرز عمل اس امر کا گواہ ہے بلکہ منجی جہان کے کلماتِ طیبات اس کے شاہد ہیں اور اقساط گذشتہ میں ہم نے چند اقوال کا اقتباس بھی کیا تھا۔ جس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ خداوند اپنے آپ کو ساری دنیا کا نجات دینے والا خیال فرماتے تھے۔ آپ کی اور احکام سے بھی یہی مترشح ہوتا ہے کہ منجی عالم کا اختیار آسمان و زمین کے کل اوپر تھا۔ اس کی انجیل ساری خلق کے لئے تھی۔ اس کا حکم سب قوموں کو شاگرد بنانے کا تھا۔ پس صحیح اصول تفسیر کے مطابق ہم آیت زیر بحث کی صرف اُس طرز پر ہی تفسیر کر سکتے ہیں جس کی مسیح کے لائحہ عمل۔ طرز زندگی اور کلمات و تعلیمات کے ساتھ مطابقت ہو کیونکہ کسی شخص کے ایک خاص قول کو ہم اس کے دیگر اقوال اور حالات زندگی کی روشنی میں ہی سمجھ سکتے ہیں۔ انشاء اللہ اس اصول کو مد نظر رکھ کر ہم معترضین پر اس قسط میں اور آئندہ قسط میں ثابت کر دینگے کہ جو نتیجہ وہ اس آیت شریف سے اخذ کرتے ہیں سراسر غلط ہے۔

یہ امر غور کے قابل ہے کہ یہ عورت اہل یہود میں سے نہ تھی۔ مقدس متی اس کو کنعانی عورت بتاتا ہے مقدس مرقس کہتا ہے کہ یہ عورت یونانی تھی۔ اور قوم کی سوروفنیکی "کنعان" اور "سوروفنیکیا" ایک ہی صوبہ کے دو نام تھے جس طرح ہم انگلینڈ کو کبھی "انگلستان" اور کبھی "برطانیہ" کہتے ہیں۔ پس کنعانی یا سوروفنیکی قوم وہ تھی جو کنعان کے باشندوں کی نسل تھی اور جس کی نسبت اہل یہود کو یہ حکم تھا کہ ان کو صفحۂ زمین سے نیست و نابود کر دیں۔ اب قارئین کرام پر واضح ہو گیا ہوگا کہ یہودی قوم اور اس عورت کی قوم میں آپس میں کیسی نفرت تھی۔ لیکن خداوند مسیح اس نفرت و تعصب سے خالی ہیں اور آپ نے اس قوم کی دختر کو شفا بخشی۔

یہ عورت جس کا نام روایت کے مطابق جسطا تھا اور اس کی دختر جس کا نام روایت کے مطابق برنیس تھا نہ صرف ایک نفرت انگیز مجرم قوم میں سے تھی بلکہ وہ یونانی تھی اور اس کا مذہب بھی یونانی تھا۔ وہ دیوتاؤں کی پرستار۔ اور یونانی معبودوں کی معتقد تھی۔ اس بت پرست عورت کے ایمان کی جو وہ اپنی لڑکی پر رکھتی تھی خداوند نے تعریف کی اور فرمایا "تیرا بڑا ہی ایمان ہے"۔ اگر ہم اس کے بیان پر غور کریں تو ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ اس کا کتنا بڑا ایمان تھا۔ یہ عورت کنعانی تھی۔ جو یہود کے ساتھ نفرت رکھتی تھی۔ لیکن تاہم وہ یسوع ناصری کے پیچھے چلاتی تھی۔ خداوند اُس علاقہ میں اس دفعہ آرام کی خاطر اور علیحدگی کی تلاش میں گئے تھے (مرقس ۷: ۲۴) لیکن یہ عورت اس کی خبر سن کر آئی اور اُس کے قدموں پر گری۔ اس کے حالات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاگردوں نے اُس کو خداوند تک پہنچنے میں کوئی دلیری نہ دی تھی۔ لیکن تاہم یہ کنعانی بت پرست عورت خداوند مسیح کے قدموں پر گرتی ہے اور پکار کر کہتی ہے کہ اے خداوند ابن داؤد مجھ پر رحم کر۔ اُس کی حاجت نے اُس کے قومی تعصب کو مٹا دیا تھا اور وہ یہودی مسیح موعود کے پاس درخواست کرنے سے نہیں جھجکتی۔ اور اس کا ایمان تھا کہ ابن داؤد مسیح موعود گو یہودی ہے تاہم وہ اس کی لڑکی کو شفا بخش سکتا ہے۔ اس کی ممتا اُس کو مجبور کرتی ہے کہ مسیح کے پیچھے پیچھے چلاتی جائے۔ یہاں تک کہ یہودی شاگرد جو اس نفرت اور تعصب سے خالی نہ تھے تنگ آکر خداوند سے درخواست کرتے ہیں کہ "اسے رخصت کر دے کیونکہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔"

اس واقعہ کو پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مسیح اپنے شاگردوں کے آگے آہستہ آہستہ چلتے تھے اور عورت پیچھے پیچھے چلاتی آتی تھی۔ خداوند نے پہلے تو اس کو کچھ جواب نہ دیا۔ ایک طرف خداوند اپنے دل میں اسرائیل کے گھرانے کی اُن گمراہ بھیڑوں کا تصور باندھ رہے تھے جن کے ساتھ اُن کو قدرتی اُنس تھا اور جو ان بھیڑوں کی مانند جن کا چرواہا نہ ہو خستہ حال اور پراگندہ تھے اور جن پر وقت نظر مار کر اس نے اپنے شاگردوں کو چند ہی دن پہلے فرمایا تھا کہ فصل تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنے فصل کاٹنے کے لئے مزدور بھیج دے

(۱۹، ۲۰، ۳۰) دوسری طرف اُن کے کان میں ایک بُت پرست عورت کی پکار آرہی تھی کہ اے خداوند ابن داؤد مجھ پر رحم کر۔ اِس آواز سے خداوند کے ذہن میں اُن تمام بت پرست غیر اقوام کا نقشہ بندھ گیا جو نجات اور رحم کے طلبگار تھے۔ خداوند یہود کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو اُن کو پراگندہ دل و خستہ حال دیکھ کر کہتے ہیں کہ فصل بہت ہے۔ غیر یہود کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو ان کی بت پرستی اور پراگندگی کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ فصل بہت ہے۔ کام ہر طرف ہے میں اکیلا ہوں اور چند ماہ میری زندگی کے باقی ہیں۔ کہاں کہاں کام کروں اور کہاں نہ کروں۔

اہل یہود گو پراگندہ دل و خستہ حال ہیں پھر بھی بت پرست غیر یہود سے خدا کی نسبت زیادہ علم رکھتے ہیں۔ وہ ان کی نسبت زیادہ تیار ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ میں اپنی زندگی کے چند ماہ جو باقی رہ گئے ہیں ان میں کانوں اور ان غیر یہود کی طرف جو اپنے خالق سے بھی بے خبر ہیں اپنے اس باقی قیمتی وقت اور کوشش کو نہ لگاؤں۔ اور اہل یہود کے گم گشتہ گروہوں کی طرف خاص طور پر توجہ کروں جو اپنے خدائے حقیقی کو بھول رہے ہیں۔ بالآخر ان خیالات کا اظہار خداوند نے یوں کیا "میں اسرائیل کے گھرانے کی گم گشتہ بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

لیکن اس عورت کا ایمان بڑا زبردست تھا۔ وہ آگے آئی اور اس نے آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند میری مدد کر۔ خداوند نے فرمایا کہ پہلے لڑکوں کو سیر ہونے دے یعنی پہلے میرا یہ کام ہے کہ اسرائیل کے گم گشتہ لوگوں کو خدا کے پاس پھیر لاؤں۔ بعد میں غیر یہود بھی آجائیں گے۔ "لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو ڈال دینی اچھی نہیں" یعنی پہلے اپنا پیغام اہل یہود کو سناؤں۔ مجھے یہ واجب نہیں کہ اب اپنے وقت اور کوشش کو اہل یہود کی طرف سے جو میرا پیغام سننے کے لئے زیادہ تیار ہیں ہٹا کر غیر یہود کی طرف لگاؤں جو حقیقی خدا کے علم سے بھی بے بہرہ ہیں۔ عورت نے جواب دیا۔ "ہاں اے خداوند کتّے بھی میز کے تلے لڑکوں کی روٹی کے ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں۔" یعنی غیر اقوام میں سے میرے جیسے جو ابن داؤد اور مسیح موعود سے رحم اور مدد کے طالب ہیں وہ بھی اہل یہود کے خیالات سے متاثر ہو کر تیرے پاس آتے ہیں۔ اس پر منجی عالم نے فرمایا اے خاتون تیرا بڑا ہی ایمان ہے جیسا چاہتی ہے تیرے لئے ویسا ہی ہو۔ اور اس کی بیٹی نے اسی گھڑی شفا پائی۔

آیات مذکورہ بالا میں دو الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ یعنی "لڑکے" اور "کتّے"۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ خداوند کے لفظ کتّے سے درشتی کلامی ٹپکتی ہے۔ لیکن جب خداوند نے عورت سے فرمایا کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینی اچھی نہیں تو وہ درحقیقت ان الفاظ کا استعمال کر رہے تھے جن سے بنی اسرائیل اور غیر اقوام خود اپنے اپنے بچوں کو پیار کے طور پر بلایا کرتے تھے۔ بنی اسرائیل کے درمیان بچوں کے لئے پیار کا لفظ "لڑکے" تھا۔ لیکن غیر اقوام کے درمیان لفظ کتّے نے خاص طور پر عام رواج پایا جیسے انگریزوں کے درمیان بچوں کے لئے پیار کا لفظ "کڈ" یعنی بچہ ہے۔ خداوند نے کسی طرح کی درشت کلامی نہیں کی۔ عورت کو مادری محبت کے جوش نے عقل دی اور اس نے بھی ان دونوں الفاظ کے دوسرے مطلب سے فائدہ اٹھا کر جواب دیا "ہاں اے خداوند کتّے بھی میز کے تلے لڑکوں کی روٹی کے ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں اور اس واسطے میرے کتّے کی بھی مدد کر اور اس کو شفا بخش۔"

جس بات کو معترضین خداوند کی رسالت کے محدود ہونے کا ثبوت خیال کرتے ہیں وہی درحقیقت ان کے خیال کا رد ہیں۔ کیونکہ مقدس مرقس ہم کو بتاتا ہے کہ خداوند نے عورت کو خطاب کر کے فرمایا کہ "پہلے لڑکوں کو سیر ہونے دے"۔ لفظ "پہلے" سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند کی نظر [illegible] نہیں تھی اور نہ ہی ان کا دائرہ رسالت اُن کے خیال میں محدود تھا۔ وہ پہلے اہل یہود کے کانوں میں اپنا پیغام پہنچانا چاہتے تھے اور پھر غیر یہود کو۔ معترض ہم سے پوچھ سکتا ہے کہ کیوں یسوع ناصری نے اہل یہود کو غیر یہود پر ترجیح دی اگر وہ یہود و غیر اقوام دونوں کے لئے اس جہان میں آئے تھے۔ اس سوال کا جواب باصواب ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ قسط میں مفصل عرض کریں گے۔

برکت اللہ

سہارنپور کنونشن

تاریخ ۱۰ اپریل لغایت ۱۶ اپریل ۱۹۲۳ء

مضمون: مسیح ہمارے روزانہ تجربہ میں

چیئرمین: ڈاکٹر جیمز صاحب چیئرمین

ڈاکٹر اسٹینلی جونس صاحب۔ ڈاکٹر لیک صاحب۔ پادری میکمل صاحب۔ پادری ٹھاکر داس صاحب

خاص امور غور طلب۔ (۱) صرف بارہ آنہ میں پورے ایام کے لئے چارپائی۔ روشنی، صفائی، رہائش کا انتظام ہوگا (۲) خوراک تازہ و سستی کنونشن کے مقام پر ملیگی۔ (۳) موجودہ کلیسیا کے تمدنی حالات کے بارہ میں روزانہ کانفرنس ہوگی (۴) فریق [illegible] تلاوت کلام اردو پیرا کو ادا کریگا۔

کن کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ (۱) آپ کی ضرورت ہے (۲) آپ کی دعا کی ضرورت ہے (۳) آپ کے دوستوں کی ضرورت ہے۔

تاریخ کنونشن کو یاد رکھئے۔ ۱۰ اپریل لغایت ۱۶ اپریل ۱۹۲۳ء مفصل کیفیت پادری امر داس۔ ایم سی مشن دہلی سے دریافت کیجئے۔

[illegible] کمیشن کے متعلق ابھی کوئی جواب نہیں دیا۔ امید ہے وہ سوموار تک جواب ارسال کرینگے۔

پادری عبدالحق صاحب منٹگمری میں

(۳) الوہیت مسیح

دنیا میں کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ ہم نے کسی کو خدا کی بیوی سمجھا ہے جس سے کہ خدا کا بیٹا مسیح پیدا ہوا حالانکہ مسیحیت کا ایک مخالف کہتا ہے کہ میں ولد اللہ ہوں۔ اور اس کے خیال میں جب ہم مسیح کو ابن اللہ کہیں تو ہمیں کافر کہتے ہیں۔ جانے دو۔ [illegible] کہ خدا کے جس قدر نام مختلف زبانوں میں ہیں وہ سب اس کو محدود کرتے ہیں حالانکہ خدا غیر محدود ہے۔ جب مخلوق ہی نہ تھی تو بھی خدا تھا اور اس صورت میں خدا کے نام مثلاً خدا۔ رب۔ پرمیشور۔ گاڈ وغیرہ کچھ نہ تھے۔ اسم اور ہے اور موسوم اور۔ محض الفاظ کی تو کوئی حقیقت ہی نہیں ہے پھر ہماری زبان تو محض مادی اور مرئی اشیا اور حقائق کا مفہوم بھی صحیح طور سے ادا نہیں کر سکتی۔ لامحدود اور غیر مرئی ذات کی تفہیم تو بہت ہی مشکل ہے۔ مثلاً بیل، شیشم اور نیم کے پتے سبز ہیں مگر سب کی سبزی یکساں نہیں ہے پھر گڑ۔ چینی۔ شکر میں مٹھاس ہے مگر سب کی شیرینی ایک سی نہیں ہے زبان حقیقت کو کما حقہ ادا کرنے سے بالکل قاصر ہے۔

(۱) خدا کے کئی نام صرف ایسے ہیں جو صرف ہماری سمجھ کے مطابق ہیں مثلاً سننے والا دیکھنے والا۔ مگر نہ اُسے آنکھوں کی ضرورت ہے نہ کانوں کی۔

(۲) پھر خدا کو حاکم اور بادشاہ بھی کہا جاتا ہے اور ہم خدا کو انہی ناموں سے پکارتے ہیں۔

پھر ملکہ معظمہ کو عزت اور پیار کی راہ سے [illegible] کہا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ ہم سب کی حقیقی والدہ نہ تھیں۔

(۳) پھر قرآن میں ہے کہ تم اپنے خدا کو یاد کرو جیسے والدین کو [illegible] مگر انسانی تعلق میں والدین کا رشتہ تو سب سے زیادہ نزدیکی اور پیار کا ہے۔ حالانکہ خدا کسی کا عام انسانی مفہوم کے مطابق باپ نہیں۔

انجیل میں لکھا ہے کہ

(۱) "خدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا۔" (یوحنا ۱/۱۸)

(۲) مسیح کہتا ہے کہ میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوائے باپ کے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوائے بیٹے کے اور اس کے جس پر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے۔ (متی ۱۱: ۲۷)

ہم اپنی زبانوں یا الفاظ میں خدا کو محدود نہیں کر سکتے ہاں خدا ہماری زبانیں جانتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا نے جیسے اپنے تئیں ہماری سمجھ کے مطابق ظاہر کیا۔ ورنہ ہم کبھی اس کی حقیقت کو سمجھ نہ سکتے۔

خدا نے جب انسان سے کلام کیا تو وہ کتابوں میں لکھا گیا اور وہ دیدنی اور مادی شے بن گیا۔ حالانکہ نہ خدا دیدنی اور مادی ہے اور نہ ہی اس کا کلام مادی اور مرئی شے ہو سکتا ہے۔ اس پر بھی ہم بائبل کو ہاتھ میں لے کر کہتے اور کہہ سکتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس ثابت ہوا کہ جو غیر محدود اور انسانی تصور سے بالاتر تھا وہ محدود اور مجسم ہو گیا۔

خدا پرست مانتے ہیں کہ خدا خالق ہے اور سب چیزیں اُس کے کلام سے پیدا ہوئیں۔ بعض لوگ کلام کو بےشبہ خدا کی صفت مانتے ہیں۔ مگر وہ صفت نہیں۔ اقنوم ہے اور وہ کبھی نوع انسان پر اصوات و الفاظ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ [illegible] کتابت اور صورت [illegible] کے ساتھ بھی لوگ الہامی کتابوں کو کلام اللہ مانتے ہیں۔ مگر جب دریافت کیا جاتا ہے کہ کلمہ بےشبہ کیا ہے تو جواب نہیں دے سکتے۔ کن۔ فیکون [illegible] کلمہ ہے۔ جس میں زندگی تھی۔ "اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادوں سے حصہ بحصہ اور طرح بطرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانے کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا۔" (عبرانیوں ۱: ۱ و ۲) اس کلام میں زندگی تھی اور قدرت تھی اسی وجہ سے تمام چیزیں اس کے وسیلے پیدا ہوئیں۔

(عبرانیوں ۱ باب) عبادت کے لئے [illegible] محدود جگہ اور ہم محدود ناموں اور خطابوں سے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ مگر خدا لامحدود اور لامکان ہے۔ خدا انہی محدود جگہوں میں ظاہر بھی ہوا۔ مثلاً (۱) خدا آگ کے شعلے میں ظاہر ہوا۔ (خروج ۳: ۲) (۲) پھر فرشتوں کی صورت میں ظاہر ہوا۔ (۳) [illegible] بادل سے اس کا ظہور پایا گیا (۴) حزقی ایل کی کتاب میں درج ہے کہ [illegible] (۵) بنی اسرائیل کے درمیان خدا خیمہ میں آیا اور وہ اُن کے ساتھ ساتھ رہا (۶) خدا کی حضوری ہیکل میں آئی اور ہیکل اُس کی حضوری سے معمور ہو گئی۔

الٰہی ظہور تو ہر جگہ ہے مگر اس کا اظہار خاص جگہ پر بھی ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح خدا کی حضوری آگے خیمہ اور ہیکل میں ظاہر ہوئی۔ اسی طرح وہ ابن مریم مجسم میں آئی اور عمانوایل پیدا ہوا۔ یعنی خدا ہمارے ساتھ۔ تقریر ختم ہوئی اور ایک آریہ صاحب نے ایک دو سوال پیش کئے مگر ایسے جو آپ کی بے حد کم علمی کا اظہار تھے۔

(نوٹ۔ اگلے نمبر میں آخری اور چوتھی تقریر درج ہوگی۔ اسے ضرور مطالعہ کریں۔ کیونکہ اس میں نہایت عجیب نکات ہیں۔ قمان)

متفرق

بمبئی ۹ فروری۔ بمبئی کے محکمہ [illegible] نے پولیس کی مدد کے ساتھ [illegible] اور دس [illegible] کو جس شہر میں ناجائز فروخت کرتے [illegible] ان کے مکان سے [illegible] ہے۔ بہت سے آدمی جن کا اس گروہ سے تعلق ہے گرفتار کئے گئے ہیں۔ (بندے ماترم)

صاحبان پھر سنئے

گذشتہ اشاعت میں عرض کیا گیا تھا کہ پادری صاحب نے منظور فرمایا ہے کہ آپ ماہ مارچ میں پنجاب کے مختلف مقامات پر تبلیغی وعظ کریں۔ چنانچہ آپ ۱۲ ماہ حال کو تشریف فرما ہوئے اور دو روز فدوی کے غریب خانہ پر قیام فرما کر گوجرانوالہ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ غالباً آپ ۲۰ فروری تک وہیں مقیم رہینگے گوجرانوالہ میں آریہ سماج کا ایک عظیم مذہبی اجتماع ہے اور اس میں جلسہ مذاہب بھی ہوگا۔ آریوں نے نہایت احتیاط سے یہ کیا ہے کہ تمام مضامین غیر آریہ لکچرار کنندگان کے لئے وہی رکھے ہیں جو پرودھوں کے ہی مذہب پر زور پڑے۔ مگر آریوں کے دھرم پر اعتراض نہ ہو سکے۔ مسیحیوں کی جانب سے باقاعدہ طور پر ہمارے پادری صاحب موصوف ہماری نمائندگی فرمائینگے۔ ۲۰ تاریخ کو بعد دوپہر کی ایک کانفرنس ہے اس میں پادری صاحب کا توحید پر مناظرہ ہوگا۔ اس کے بعد یکم مارچ سے پادری صاحب وہاں تشریف لے جائینگے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تاریخ مقرر ہوگی۔ اس لئے بہت جلد تمام وہ اصحاب جو آپ کو مدعو کرنا چاہیں تو ذیل پتہ سے خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ کریں مگر یاد رہے کہ پادری صاحب سے خط و کتابت کرنا فضول ہوگا۔ پروگرام کی تیاری میرے ذمہ ہے۔

المعلن۔ ایم۔ کے۔ خان۔ مہاں سنگھ باغ
لاہور

لکھنؤ ۱۰ فروری۔ آج پھر کاکوری ڈاکہ کا مقدمہ پیش ہوا آج کئی گواہوں نے جج پر ضلع پیلی بھیت کے ڈاکہ اور قتل کے سلسلہ میں شہادتیں دیں۔ ایک گروہ نے ضلع پرتاب گڈھ میں دوارکا پور میں ڈاکہ اور قتل کے سلسلہ میں شہادتیں دیں۔ ([illegible])

تصحیف التحریف

مرحوم پادری جوالا سنگھ صاحب مناظروں میں رستم تھے۔ خیال آیا کرتا تھا کہ ان کے کوچ کے بعد کیا ہوگا کون ان کی جگہ لیگا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ زمانہ آئندہ پر کیا لکھا ہے۔ وہاں اور دو نام ایسے تھے کہ جن سے دنیا واقف نہ تھی۔ اس شیر کے آنکھ بند کرنے کی دیر تھی کہ نیستان میں سے دو شیر ز ایسے برآمد ہوئے کہ ان دو شیروں کی غراہٹ سے اچھے اچھے مخالفین حیران رہ گئے۔ ان میں سے ایک تو ہمارے پیارے پادری عبدالحق صاحب فاتح قادیان ہیں۔ دوسرے ہمارے شیر ز سلطان المناظرین پادری سلطان محمد خان پال افغان ہیں۔ یہ ہمارے افغان پیارے نہ صرف فاتح اسلام ہی ہیں۔ بلکہ اعلیٰ پایہ کے مصنف بھی۔ آپ نے موجودہ زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے اعلیٰ پایہ کی تصنیفات بھی تصنیف کرکے ہمارے ہاتھوں میں دیدی ہیں۔ جنکے جواب سے مخالفین کا ناطقہ بند ہے۔

ہمارے پیارے سلطان نے حال ہی میں تحریف کے متعلق مذکورہ عنوان پر رسالہ شائع کیا ہے مسٹر موسیٰ خاں کی مہربانی سے ہمیں بھی ایک رسالہ ملا ہے۔ تحریف کے متعلق اس سے پیشتر بھی کئی ایک تحریرات نظر سے گذری ہیں۔ مگر اس پایہ کی ایک بھی نہیں۔ یہ اعلیٰ درجہ کی تحقیقات سے مالا مال تحریر ہے۔ یہ ایسی تحریر ہے جو کہ لاجواب ہے اور نہ کسی کو چھیڑنے والی ہے۔ نہایت متانت اور شرافت سے مسیحیت کے ساتھ اسلام کی مستند احادیث اور متن قرآن سے ثابت کیا ہے کہ تحریف کا خیال ہی باطل ہے۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ منطق اور فلسفہ کو نہیں چھانٹا۔ عام فہم عبارت میں سلیس تحریر ہے۔ کہ ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔ اپنے دعوے کو دلائل سے نہیں مگر تحقیق حق سے ثابت کر دیا ہے۔ ہمارے پادری صاحب عربی کے عالم متبحر ہیں۔ مگر ملانوں کی طرح عربیت کو اپنی تحریروں میں نہیں گھسیٹرتے۔ سوائے رسالہ کے نام کے۔ جس کو میرے جیسے اکھڑ پنجابی گو تو یا صحیح طور پر بول بھی نہیں سکتے۔ میں نے کئی ایک سے اس کے معنے پوچھے۔ مگر سب نے کانوں پر ہاتھ رکھے۔ جواب ملا کہ جی کسی مولوی سے پوچھو۔ ہم بی۔ اے۔ ایم۔ اے کیا جانیں۔ آخر لغات دیکھنی پڑی تب حقیقت کھلی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے افغان پیارے پادری آئیندہ ہم کو لغات خریدنے کی تکلیف نہ دینگے۔ جس طرح کتاب کی عبارت سیدھی سادی تحریر میں ہے نام بھی ایسا سادہ ہی رکھا کریں۔ اس سے پہلے بھی آپ ایک مفید رسالہ تحریر فرما چکے ہیں جو "ہبوط نسل انسانی" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اب کسی پنجابی بھلے مانس سے پوچھو کہ اے بھائی ہبوط کس کو کہتے ہیں۔ وہ جواب دیگا کسی افغان سے پوچھو یا پہلے عربی پڑھو۔ خیر آخر کہاں تک اپنے آپ کو دبا دیں۔ عربی آپ کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی ہوئی ہے۔ یہ بھی ان کی مہربانی ہے کہ مطلب کے بیان کرنے میں جا بجا اپس کر لیتے ہیں۔

یہ ۸۰ صفحہ کا رسالہ نہایت خوشخط اچھے کاغذ پر مسٹر موسیٰ خاں نے چھپوایا ہے۔ ہم ان کے مشکور ہیں کہ وہ سلطان المناظرین کی تصنیفات سے مستفیض کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ پر میرے جیسے کم علم اور بڑھے کے واسطے ریویو کرنا تو مشکل ہے۔ لہٰذا میں صرف یہ تحریر کئے دیتا ہوں کہ اس رسالہ میں ہے کیا۔

(۱) تمہیدی بیان (۲) کتب آسمانی در زمان آنحضرت (۳) قرآن کتب مقدسہ کا محافظ (۴) احادیث کا بیان (۵) ازالۃ الشکوک (۶)



تحقیق انجیل (۷) قرآن مصدقہ انجیل (۸) احمد اوریوں کی شان قرآن میں (۹) شہادت علمائے اسلام۔ آپ نے اپنے ان دعاوی کو آیات و احادیث اور اقوال علماء سے ثابت کیا ہے۔

ان سب باتوں کے علاوہ مسٹر موسیٰ خان نے اس پر چار چاند اور لگا دیئے۔ ایک ضمیمہ شائع کیا ہے جو کتاب کے ساتھ شامل کر دیا ہے اور الگ بھی مل سکتا ہے۔ اس میں مسئلہ تحریف پر جالی بابی مذہب کا بیان تحریر کیا ہے۔ بہائیوں کی الہامی کتاب ایقان سے نقل کیا ہے۔ بہت اعلیٰ خیال ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو ضرور ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی ضمیمہ میں اناجیل کی تحریف کی نسبت پیغام صلح ۶ اکتوبر کے مسلم علما کا مذہب بھی نقل کیا گیا ہے غرضکہ رسالہ سب کے واسطے مفید ہے۔ مسلمانوں کے واسطے خصوصیت سے عیسیٰ واعظوں کے واسطے عمومیت سے قیمت مع ضمیمہ ۸ رضا صاحب میاں موسیٰ خاں سے لاہور رتن سنگھ باغ سے مل سکتا ہے میں پھر کہتا ہوں کہ اسکو ضرور دیکھئے اور پھر اپنی ایمان رائے وغیرہ کا اظہار فرمائیے۔

محرر واعظ

ریواڑی میں ہندو مسلم فساد

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

(۱) مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۶ء بروز جمعہ ریواڑی کے ہندو اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہوا۔ دونوں میں ایک عرصہ سے کشمکش چلی آتی تھی۔ فساد کا سبب واقعات کی تفصیلات ابھی واضح طور پر معلوم نہیں ہوئیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ لڑائی ایک مسجد کے پاس سے ایک ہندو برات کے گذرنے کے موقعہ پر شروع ہوئی۔ فساد کے دوران میں ایک پولیس کا ہیڈ کانسٹیبل اور گیارہ ہندو دیہات کے ہمراہ تھے زخمی ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد جائے وقوعہ سے کچھ فاصلہ پر ایک مسلمان کی لاش پائی گئی۔ بیان طور پر اس کی موت جسمانی تشدد سے واقع ہوئی لیکن اس وقت تک یہ سراغ نہیں مل سکا کہ وہ مرا کس ہاتھ سے

(۲) ۱۳ فروری کو سنیچر کے روز صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ریواڑی میں پہنچ گئے۔ متوفی مسلمان کے جنازہ کو قصبہ میں سے جلوس کے ساتھ لیجانے کی کوشش کی گئی۔ جسے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے حکم سے پولیس نے روک دیا۔ لیکن لڑائی دوبارہ شروع ہو گئی۔ اور یہ ضروری ہو گیا کہ کئی اشخاص گرفتار کرے جائیں اور قصبہ کے لوگوں کو ۸ بجے شام کے بعد گھروں سے باہر نکلنے کی ممانعت کر دی جائے۔ دوران فساد میں چند ایک دوکانیں لوٹی گئیں۔ اور ایک دوکان جلا دی گئی لیکن مستعدی کے ساتھ صورت حالات جیسی کہ لڑائی سے پہلے تھی ویسی قائم کر دی گئی۔

(۳) صاحب ڈپٹی کمشنر اسی دن آدھی رات کے قریب قصبہ میں پہنچ گئے۔ اتوار کی سہ پہر کو فضا تیں بنے کی سا... دائی شروع کیگئی۔ اور اس طرح گرم مزاج اور غیر ذمہ دار لوگوں کو قابو میں رکھنے کی تدابیر اختیار کی گئیں۔ پانچ دن تک کسی شخص کو اپنے ساتھ لاٹھی رکھنے کی ممانعت کر دی گئی اور اسی عرصہ تک لوگوں کو مجمع عام کی صورت میں جمع ہونے سے روک دیا گیا۔ رہتک اور حصار سے پولیس کی کمک سوموار سے پہلے پہنچ گئی۔ دو مجسٹریٹ درجہ اول اس وقت موقع واردات پر موجود ہیں۔

(۴) فساد کے دوبارہ رونما ہونے کی کوئی توقع نہیں۔ مقامی انتظامات کافی ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ گڑگانوہ کے دیہات سے ایک شخص جس میں فساد میں شریک ہونا تھا اور نہ شریک ہونا چاہتا تھا نیز قصبہ ریواڑی کے لوگوں کی بہت سی جماعتیں جنکی شرکت سے فساد بہت بڑھ جاتا نمایاں طور پر ذرا فساد سے محترز رہیں۔

(دستخط) مظفر خاں ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

پنجاب اور صوبہ دہلی کے کارخانوں اور تاجروں کی ڈائرکٹری

کارخانہ داروں اور تاجروں کو اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ پنجاب کے محکمہ صنعت و حرفت کا ارادہ ہے کہ صوبجات پنجاب و دہلی کے تاجروں، کارخانہ داروں، ایجنٹوں اور درآمد و برآمد کی تجارت کرنیوالوں کی ایک ڈائرکٹری شائع کی جائے۔ جو فرمیں یا دوکانیں اس ڈائرکٹری میں اپنا نام معمولی ٹائپ یا جلی ٹائپ میں درج کرانے کی خواہشمند ہیں انہیں چاہئے کہ محکمہ صنعت و حرفت کے مندرجہ ذیل سب افسروں کے ساتھ خط و کتابت کریں۔

دفاتر	اضلاع جو حلقہ میں شامل ہیں
(۱) انڈسٹریل سرویئر — لاہور	لاہور۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ اور لائلپور
(۲) انڈسٹریل سرویئر — امرتسر	امرتسر۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ کانگڑہ اور فیروزپور
(۳) انڈسٹریل سرویئر — لدھیانہ	لدھیانہ۔ انبالہ۔ شملہ کرنال۔ رہتک۔ گوڑگانوہ اور حصار
(۴) انڈسٹریل سرویئر — ملتان	ملتان۔ منٹگمری۔ ڈیرہ غازیخاں۔ جھنگ اور مظفرگڑھ

(۵) ڈسٹرکٹ سرونیر ۔ سیالکوٹ ۔ سیالکوٹ گجرات جہلم ۔ شاہ پور

(۶) انڈسٹریل سرونیر ۔ دہلی ۔ صوبہ دہلی ۔

مایوس ولاعلاج مریضوں کو مژدہ

ڈاکٹر ایچ ۔ جے ۔ لوربیر

بی ۔ ایم ڈومی ڈوی ۔ ایس سی ۔ پی ایچ ۔ ایم ڈی ایچ ۔ و ڈی سایم ۔ بی ۔ اے ۔ ایم ۔ ایچ ۔ سی

ڈاکٹر ایچ ۔ جے ۔ لوربیر کے نام سے کون ناواقف پنجابی اور ہندوستانی بے خبر ہے ۔ آپ کا کالرا کیور ۔ سینک بائٹ دنیا بھر میں مشہور دوائیں ہیں ۔ پر آپ خود بھی عورت مرد کے ان کل امراض کے لئے تریاق کا حکم رکھتے ہیں ۔ جن کے علاج سے خود بیمار ناامید ہو چکے ہیں ۔ آپ چند ماہ سے ۵۱ لارنس روڈ لاہور میں مقیم ہیں ۔ آپ کا شفاخانہ درمیان لوہاری اور شاہ عالمی دروازہ سرکلر روڈ پر کھلا ہے ۔ جہاں صبح کے دس بجے سے شام کے ایک بجے اور شام کے ۵ سے ۷ بجے تک علاج کیا جاتا ہے ۔ آپ ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب کے زیر علاج ہو کر دیکھیں ۔ بفضل خدا شفا کا مژدہ انعام پائینگے ۔ وقت کو غنیمت سمجھیں ۔ ورنہ پچھتاوینگے ۔

حیدرآباد (سندھ) ۲۲ فروری ۔ کراچی میں کرسمس کے نزدیک ہندوؤں اور مسلمانوں میں جو فساد ہوا تھا اس کے متعلق اخبار کیسری اطلاع دیتا ہے کہ فریقین میں صلح صفائی ہو گئی ہے ۔ مسلمانوں نے معافی مانگ لی ہے ۔ اور ظاہر کیا ہے کہ وہ آئندہ اس قسم کا رویہ کبھی اختیار نہیں کرینگے ۔

(ہند ۔ ماترم)

اشتہار کتب

مسیحی عقیدہ اور زندگی بین قراریوں کے ہدایات کا رسالہ ۔ صفحہ ۴۴ . . . . ۲ پائی

درحقیقی ۔ از سادھو سندر سنگھ صاحب ۔ روحانی زندگی کے کئی ایک پہلوؤں پر غور و فکر اور دھیان کے نتائج درج

زندہ جاوید بائبل یا ویدہ مصنفہ مسٹر اکبر مسیح صاحب مرحوم پنڈت بھوجت آریا سماج کے رسالہ بائبل کا ابطال کا منہ توڑ جواب ہے ۔ صفحہ ۹۵ . . . . ۲ پائی

ازالہ ماوہ ۔ از پادری سلطان محمد خان صاحب ۔ آریہ کے اس دعویٰ کی کہ خدا کی طرح مادہ بھی ازلی ہے ۔ فلسفہ ۔ منطق اور پنڈت دیانند اور دیگر صاحبان کی تصانیف سے ایسی لاجواب تردید کی ہے کہ آج تک جواب بن نہیں پڑا ۔ قیمت . . . . ۱ ر ۹ پائی

ہمارا اپنا چھاپہ خانہ

کھل گیا ہے ۔ جس میں ہر قسم کی اردو چھپائی اور کتابت کا کام نہایت صفائی کے ساتھ وعدہ پر کر کے دیا جاتا ہے ۔ اس لئے تمام مشنری صاحبان اور مسیحی اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ لکھائی چھپائی اور جلد بندی کا کام حسب منشا اسی مطبع سے کرائیں ۔ مقابلتہً کام زیادہ عمدہ اور تسلی بخش اور نہایت واجبی نرخ پر کیا جائیگا ۔ آزمائش شرط ہے چھپائی کے نرخ لکھ کر دریافت کریں اور فائدہ اٹھائیں ۔ بیشتر ازیں ہمارا اپنا انگریزی چھاپہ خانہ نہایت کامیابی سے چل رہا ہے ۔

المشتہر سکریٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی ۔ انارکلی لاہور

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں

(۱) دمہ خشک ہو یاتر ۔ نیا ہو یا پرانا ۔ نہایت مجرب اور شرطیہ دوا ہے ۔ دوہی خوراک کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

(۲) ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی اور مجرب ہے ۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) فی شیشی ۔

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ ۔ تیئہ ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے ۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے ۔ قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔

المشتہر

ڈاکٹر اے ۔ این ۔ اوبیڈایہ خورجہ ضلع بلند شہر

کلکتہ ۲۲ فروری ۔ مسٹر راجندر کمار داس گپتا جو باگی پور میں ایک مسلمان کی بستی میں مسلمان بنکر رہ رہا تھا کلکتہ کی سپیشل پولیس نے گرفتار کر لیا ہے ۔

(بندے ماترم)

پس چونکہ عبارت بالا خود خلیفۃ المسیح کے الفاظ میں نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ راوی نے کچھ اپنی طرف سے آمیزش کی ہو یا اس کے صحیح مفہوم کو ادا نہ کر سکا ہو اس سے ہم اس کو نہیں مانتے ہیں۔ لہٰذا ہم خلیفۃ المسیح کی تصدیق پیش کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔

"نیز فرمایا۔۔۔۔ میری رائے پہلے شائع ہو چکی ہے اور میں ظاہر کر چکا ہوں کہ **اصولی اختلاف ہے۔** اس میں اگر حضرت صاحب کی کسی تقریر یا تحریر کا صریح اختلاف کروں تو حق پہنچتا ہے کہ اسے نہ مانا جائے ورنہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ ماننا چاہئے" (تشحیذ الاذہان بحوالہ بالا صفحہ ۲۰)

قادیانیوں اور لاہوریوں میں کفر و اسلام کا اختلاف جو شخص ایک بار مولانا صاحب مانوق کو پڑھیگا اور فقرہ ہائے مثل پر خیال الشیں ہو کر غور کریگا وہ یقیناً ہمارے ساتھ متفق ہو جائیگا۔ کہ قادیانیوں اور غیر قادیانیوں میں صرف اصول اختلاف ہی نہیں ہے۔ بلکہ **کفر اور اسلام کا** اختلاف ہے یعنی پھر چند خوش اعتقاد قادیانیوں کے جن کا شمار چند انگلیوں کے سروں پر ہو سکتا ہے۔ باقی تمام دنیا کے مسلمان مرزا صاحب کو صرف نبی نہ ماننے کے سبب سے کافر ہیں۔ نہ ان کو **کلمہ کچھ فائدہ دے سکتا ہے اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ حج** وغیرہ ان تمام باتوں کو جانتے ہوئے پھر بھی جد سے یہ خود نما ایڈیٹر صاحب کہتے ہیں کہ نبوت مرزا صاحب ایک فروعی اختلاف ہے۔ کاش یہ دیر لکھنے سے پہلے آپ تقدس آب مولوی **محمد علی** صاحب سے مشورہ لیتے یا کم از کم ان کی کتاب **النبوۃ فی الاسلام** کو ہی ایک سرسری نگاہ سے دیکھ لیتے۔

چونکہ خود خلیفۃ المسیح کی شہادت سے یہ ثابت ہے کہ **نبوت** مرزا قادیانی **فروعی اختلاف نہیں** بلکہ ایک اصولی اختلاف ہے جیسا کہ کفر اور اسلام کا اختلاف ہے تو اس سے ہم حق بجانب تھے۔ ہیں اور ہونگے کہ ہر ایک قادیانی سے جب بحث کریں تو سب سے پیشتر نبوت مرزا پر بحث کریں۔

ہمارے نبوت مرزا صاحب پر بحث کرنے کی صرف یہی ایک وجہ نہ تھی بلکہ اور بھی وجوہات تھیں جن کی بنا پر ہم نے بجائے **نبوت محمد یہ صلعم کے نبوت مرزا** پر بحث کرنا مقدم اور مناسب سمجھا اور وہ حسب ذیل ہیں۔

اہل اسلام کے نہ ماننے سے نبوت **وجہ اول** یہ تھی کہ سیالکوٹ کے عام اہل اسلام قادیانیوں کو اپنے دلیل ماننے سے تسلیم نہیں کرتے تھے جیسا کہ کیفیت مباحثہ سیالکوٹ میں اس کا مفصل بیان ہے اور اس امر میں وہ حق بجانب بھی تھے۔ کیونکہ جب قادیانی ان کو **کافر سمجھتے** ہیں جیسا کہ بحوالہ تشحیذ الاذہان ہم ثابت کر چکے ہیں تو کوئی وجہ نہیں جس کی بنا پر باقی اہل اسلام ان کو اپنے نمائندے تصور کریں۔ اس صورت میں اگر ہم قادیانیوں سے نبوت آنحضرت صلعم پر بحث کرتے اور ہم فتحیاب بھی ہو جاتے تو بھی باقی اہل اسلام پر اس کا ایک ذرہ بھی اثر نہ ہوتا۔ جیسا کہ **ڈپٹی عبداللہ آتھم کا مباحثہ** اس پر ناطق ہے کہ جب مرزا صاحب کو شکست ہوئی تو باقی مسلمانوں پر اس کا کچھ بھی اثر نہ ہوا بلکہ وہ الٹے ہمارے ساتھ شامل ہو نے لگے اور مرزا صاحب کی شکست کے زمانے سے آج تک ہم سے زیادہ جنگ کے ساتھ لگاتے رہتے ہیں۔

اسلام کی بنیاد نبوت مرزا ہے **وجہ دوئم** یہ تھی کہ مرزا صاحب کے دعوے **نبوت** کے بعد آنحضرت صلعم کی **نبوت** اسلام کی اصل بنیاد نہیں رہی بلکہ اسلام کی اصل اور بنیاد قادیانیوں کے نزدیک نبوت مرزا کی تصدیق ہے۔ یعنی آنحضرت کی نبوت کی تصدیق موقوف ہے مرزا صاحب کی نبوت کی تصدیق پر اور موقوف علیہ کا تقدم موقوف پر ظاہر ہے۔ سنئے مرزا صاحب خود

ایک مرید کے ذیل کے سوال کے جواب میں کیا لکھتے ہیں

مرزا صاحب کے انکار سے کفر لازم "سوال (۲) حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مومنوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن **عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں** ہے۔ اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے۔ یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا اور اب آپ لکھتے ہیں کہ **میرے انکار سے کافر ہو جاتا** ہے۔"

سوال بالکل صاف ہے اور کسی قسم کی تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ اب آپ جواب ملاحظہ فرمائیں۔

"**الجواب۔ یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں** حالانکہ وہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔۔۔۔ علاوہ اس کے جو مجھے نہیں **مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا** کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔۔۔۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے **وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے**" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴)

نبوت محمد یہ صلعم موقوف ہے شاید یہ ایڈیٹر صاحب اسکی یوں تاویل کریں کہ مرزا صاحب کی یہ عادت تھی کہ اپنے اقوال سے رجوع کیا کرتے تھے۔ ممکن ہے کہ اس

سے رجوع کر کے فوت ہو گئے ہوں۔ اس سے ہم خلیفۃ المسیح کا ایک اور فتویٰ پیش کرتے ہیں جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ چاہے کوئی شخص ہزار بار آنحضرت صلعم کو نبی تسلیم کرے۔ لیکن اگر وہ مرزا صاحب کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتا ہے تو وہ شخص کافر ہے۔ سنئیے۔

مسیح موعود کا منکر کافر ہے | ایک غیر احمدی مولوی نے جماعت کی دعوت کی۔ [illegible] غلام محمد صاحب قریشی بھی جا رہے تھے۔ وہ میزبان خود تو پیچھا چھڑا کر الگ ہو گیا اور مولوی کو پہلے ہی ہم سے بحث کرنے کو لا کر بٹھا رکھا۔ اس نے بجائے تقابت سی باتیں ترک و دعوت کی کہ ہم تو عیسےٰ کو مرا ہوا مانتے ہیں اور مرزا صاحب کو بڑا راستباز جانتے ہیں اور یہی سب باتوں کو مانتے ہیں پھر کیا آپ کافر کہتے ہیں۔ مولوی صاحب ذرا یہ بڑا سا مسئلہ بتائیے کہ جو شخص مرزا صاحب کو نہ مانے اُس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا ایک طرف موسیٰ علیہ السلام ہیں دوسری طرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر ایک طرف موسوی مسیح ہیں دوسری طرف محمدی مسیح۔ موسیٰ علیہ السلام کے منکر کو کیا کہنا چاہئے آپ جانتے ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر کو کیا کہنا چاہئے۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ اسی طرح موسوی مسیح کے منکر کو بھی جو کچھ کہتے ہیں اُس کے مقابلہ میں محمدی مسیح کے منکر کو کیا کہیں یہ آپ خود ہی تجویز فرما سکتے ہیں" (تشحیذ الاذہان جلد ۹ نمبر ۳ صفحہ ۹۲)

مرزا صاحب کو ماننے کے بغیر نجات نہیں | تیسری دلیل کی بنا پر ہم نے مرزا صاحب کی نبوت پر بحث کرنا مقدم کیا ہے۔ سو اگر آنحضرت صلعم کی نبوت پر ہم بحث کرتے اور بفرض محال ہم کو شکست بھی ہو جاتی تو بھی ہمیں اس سے روحانی فائدہ نہ پہنچتا کیونکہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا صاحب کو نبی تسلیم کئے بغیر ہرگز کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا ہے۔ خواہ وہ شخص آنحضرت کی نبوت کا قائل ہی کیوں نہ ہو۔ سنئیے۔

"ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں؟ فرمایا اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی" (تشحیذ الاذہان بحوالہ [illegible] صفحہ ۴۴)

تفرقہ کی بنیاد کی تصدیق | ان حوالہ جات کو پڑھ کر کیا اب بھی ایڈیٹر صاحب یہی کہتے جائینگے کہ نبوت مرزا ایک فروعی اختلاف ہے۔ جناب عالی یہ فروعی اختلاف نہیں بلکہ اسلام سے مرزائیت ایک جداگانہ اسلام ہے۔ اور بقول لاہوری جماعت کے مولوی محمد علی صاحب "یہی مسئلہ نبوت ہے تکفیر اہل قبلہ کی بنیاد ہے" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ [illegible])

سلطان محمد پال

تصحیح

۲۶ فروری نور افشاں صفحہ ۶ کالم ۱ سطر ۱ میں مکابرہ بدیہی ہے کے بجائے مکابرہ بمقابلہ بدیہی پڑھیں۔

نور افشاں مطبوعہ ۱۹ فروری

	غلط	صحیح
صفحہ ۱ کالم ۲	بخش حاصل	بخشش حاصل
صفحہ ۵ کالم ۱ سطر ۱۰	بخارش	و بخارش
صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۴	تفریح	تفریق
صفحہ ۶ کالم ۲ سطر ۱۱	فرائیں	فرمائیں
صفحہ ۶ کالم ۲ سطر ۲۲	اور کل	اور ہر کل
صفحہ ۸ کالم ۱ سطر ۶	ناک	ذکر

ناظرین نور افشاں ان غلطیوں کو مہربانی سے درست کر لیں۔

پادری ڈبلیو بی کلارک صاحب ایم۔ اے مہتمم نور افشاں ایجرٹن روڈ لاہور کے لئے پنجاب پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔